ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا

ایک بار اور مجھے گود میں لے لو بابا
پھر کہاں آپکی آغوش کہاں پہ دُکھایا

ہوکے رُخصت جو چلے گھر سے شہ کرب و بلا
واحسینا کا ہوا شور حرم میں برپا
سنکے یہ دوڑی سکینہ کے ٹھہر جاؤو زرا

چچا عباس گئے لوٹ کے پھر نہ آئے
میرے دو چاند سے بھائی بھی نہ گھر کو آئے
دو گھڑی میں ہی میرا دولہا گیا ہے مارا

شہ نے بچّی کو جو بے حال پریشاں دیکھا
روکے یہ پوچھا کے کیا حال ہے اے ماہ لقا
جوڑ کر ننھے سے ہاتھو کو سکینہ نے کہا

جسکی دھارس تھی وہی نہر پہ جاکر سوئے
کربلا آکے میرے چاند سا بھائی کھوئے
کسکو میں یاد کروں کسکو بلاؤں میں بھلا

آپکے بعد میرا کون ہے چاہنے والا
اِس قدر پیار سے کیوں آپنے مجھکو پالا
آپکے بعد بھلا زندہ رہونگی بابا

ن

یہ تو سوچو کہ بھلا کیسے جیونگی تنہا

اپنے سینے پہ بھلا کون سلائیگا مجھے
جو میں رُٹھونگی تو پھر کون منائیگا مجھے
جوڑ کے ننھے سے ہاتھوں کو سکینہ نے کہا

اب نہ پیاسی ہو نہ پانی کی ضرورت ہے مجھے
کوئی حاجت نہیں بس ایک یہ حسرت ہے مجھے
دیکھ لوں آج میں جی بھر کے تمہارا چہرہ

کیا خبر ہے کوئی بات بھی اب ہوکے نہ ہو
کون جانے کے ملاقات بھی اب ہوکے نہ ہو
دل دھڑکتا ہے میرا بہرِ نبی بہرِ خدا
ن
جیتے جی آپ سے اب مِل نہ سکونگی بابا

سوچتی ہو کے طمانچے مجھے مارے نہ کوئی
گشوارِ میرے کانو سے اُتارے نہ کوئی
وِہم آتے ہے میرے دل میں نہ جانے کیا کیا

میں تو سمجھی تھی کی یوں ہی مجھے بہلاتے ہو
تھا نہ معلوم کے مرنے کے لیئے جاتے ہو
تم ہمیشہ کے لیئے ہوتے ہو اب مجھسے جدا

جس گھڑی شمر ستمگار ستائیگا مجھے
میری فریاد پہ کون آ کے بچائیگا مجھے
نہ تو بھائی علی اکبر ہے نہ عباس چچا

اپنی آغوش میں للہ اُٹھالو مجھکو
آخری بار کلیجے سے لگالو مجھکو
جیتے جی آؤ نا آؤ میرے پیارے بابا

بابا سینے سے سکینہ کو لگاتے جاؤ
اب کہاں ہوگی ملاقات بتاتے جاؤ
تمکو اکبر کی قسم غنچہ دہاں کا صدقہ

مولی برہان دیں سے غم کی بیانی سن کر
جو سکینہ پہ ہوئی اُنکی زبانی سن کر
یاحسینا کی صداؤں پہ کروں جان فداء

*****